پانچ روپے سے دو لاکھ روپے کس طرح ہو گئے؟

یہ کل کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا۔ آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید ایجاد سے ہزار نہیں پچاس ہزار نہیں بلکہ پورے دو لاکھ روپے کی جائداد بلا شراکت غیرے مالک و مختار ہوں۔ میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے۔ چند سال ہوئے کہ میں نے پانچ روپیہ کے سرمایہ سے تجارت شروع کی تھی اور آجتک دس لاکھ روپے کا فروخت ہو چکا ہے جس شخص نے ایک دفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیا ہے وہ تمام عمر کے واسطے روح حیات کا معلم اشتہار بن گیا ہے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور میری ۳ یوم کی دوائی ۸۳ کی تصدیق کرتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ آج تک کوئی دوائی شرطیہ مفید نہ ہو سکے اسکی بقدر کثرت سے بکری ناممکن ہے۔ بقول حضرت داغ دہلوی کہ وہ شخص نہایت ہی بدنصیب ہے جو آجتک روح حیات کے مجربہ فواید اور شرطیہ نتایج سے محروم رہے ہیں کیا خیر ہے روح حیات میں طاقت بھری ہے کہ ہاتھی اور شیر کا مقابلہ کر سکے والیکا اسامی کیا آپ نے نہیں سنا کہ جناب ڈاکٹر بی ان صاحب بہادر میڈیکل سروس حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم خلد اللہ ملکہ اور گورنمنٹ انگلستان کے معزز عہدہ داروں وغیرہ اصحاب نے روح حیات کو طاقت میں بے نظیر مانا ہے روح حیات رگ و ریشہ میں تحریک پیدا کر کے فاسفورس کو جمکا کر خون صالح بکثرت پیدا کر کے اعضا کی سستی کو اپنی بجلی کی آگ سے جلا کر و چو بند کر کے ہر ایک انسان کو ایسا مضبوط و تندرست بنا دیتا ہے کہ ہر حوادث زمانہ اگر تلواریں بھی مارے تو بھی شکر کے ٹکڑے ہو جاویں۔ ہندوستان و انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین اور نامور ڈاکٹر و میڈیکل کالج کے لیکچرار و معزز عہدہ داران سلطنت کے سرٹیفکیٹوں اور باوجود امتیاز زمانہ مدت سے استعمال ہو کر بھی دن بدن ترقی کرتی ہوئی مانگ اور ۸۳ بوتل روح حیات کی تین دن کی بکری سے کون ہے جو یہ نتیجہ نہ نکالے کہ روح حیات انسان کی دوبارہ زندگی کے لئے لاثانی دوا ہے نہیں ہے یہ جیسے بچپن زمانہ یا جوانی کی بے پروائیوں سے جوہر اعتدالیوں یا خلاف قاعدہ مدت قابل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کر کے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہیں ان کے لئے روح حیات تریاق کامل و مجرب دوا ہے یہ نہ صرف دوا ہی ہے بلکہ اعصاب کی طاقت افزا غذا ہے۔ یہ وہ مقوی روح ہے جو دو یوم میں ہی قوت رجولیت کو بڑھانا شروع کر دیتی ہے۔ چہرہ میں رونق و آبداری حاصل ہوتی ہے قوت باہ حالت طبعی پر آجاتی ہے۔ دیگر امراضات جو کثرت فواحشات اور طفولیت کی نازیبا حرکات سے لاحق حال ہو گئی ہوں ان کے دفعیہ کے لئے روح حیات اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف مثانہ۔ جریان۔ سرعت۔ رقت۔ ضعف معدہ۔ ضعف دماغ۔ ضعف جگر۔ ذیابیطس اور خفقان قلب کے واسطے بمنزلہ تریاق ہے جسمانی کمزوری۔ لاغری۔ بے رونقی اور زردی چہرہ کو تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دیکر تو بجا ہے حق سے اترتے ہی اسکا اثر خاص ان اعصاب پر پڑتا ہے جن پر قوت باہ کا مدار ہے بزدل کو جوانمرد جوان کو ممتاز اور بڈھے کو صاحب ہمت بنانا اسی دوا کا کام ہے اسکے استعمال سے علاوہ اہم اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے۔ باوجود ان اوصاف کے روح حیات کی قیمت فی شیشی ہے۔ روح حیات کے علاوہ ایک اور عجیب الاثر دوائی جو صرف بیرونی استعمال سے مردہ اعضا کو زندہ کر دیتی ہے یہ بہار روغن دافع سستی ہے یہ روغن رگوں پٹھوں کی سستی لاغری وغیرہ دور کر کے مفقودہ طاقت کو از سر نو بحال کرتا ہے بالکل گئے گذرے مریضوں نامردوں کو مرد بنا دیتا ہے قیمت فی شیشی ہے۔ یہ ہر دو دوائیں حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر۔ کیمیاگر۔ پروپرائیٹر شفاخانہ عام لاہور سے طلب کریں۔

ارے دوڑو!!!...... جلدی دوڑو!!!

جیسے بنے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور لے آؤ

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے اسکے گھر میں ایسی ہی اکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں۔ اگر پہلے ہی کچھ تھوڑا سوچو تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی

عرق کافور کی

لے کر گھر میں ڈال رکھتے ہو۔ یہ اصلی عرق کافور چالیس برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوائی گری کی دست بیٹ کا درد مروڑ اور متلی کے لیے اکسیر کا اثر رکھتا ہے قیمت فی شیشی ۸ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچے دار کو یہ دوا گھر میں رکھنی چاہیے یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے نکالا گیا ہے اسکا رنگ ہری تیل کی طرح ہے اصلی عرق پودینہ ہے خوشبو بھی تازی پتیوں کی مانند ہوتی ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ پیٹ کا درد۔ بدہضمی۔ متلی اور اشتہا کا کم ہونا یہ سب بیماری کی علامات جلد دور ہو جاتی ہیں۔ گو کہ بچوں کے لئے اس سے بہتر کوئی دوسری دوا نہیں۔ قیمت فی شیشی ۸ محصولڈاک ۵

مفصل حالات کی کتاب بلا قیمت مل سکتی ہے منگا کر ملاحظہ کیجیے!

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶۔ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیزی و طراری مریضوں کی امیدواری آجکل یہ سماں کہلا رہی ہے کہ الامان لیکن ہمارا کام صرف باور کرانا ہی نہیں ہے ہم پہلے دوا مفت دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگواؤ یہی ایک بات ہے جو ہم کہتے ہیں قوائے تناسل کے متعلق ان دنوں مختلف قسم کی بدکاریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہے یعنی اس مرض کیلئے یہ معجون طلائی ہے جسکے چند روزہ استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسل انشاء اللہ فوراً رفع ہوتے ہیں اور ہر قسم کی شکایات کے لئے انشاء اللہ مفید ہے۔ ہمارا کام یہ نہ تھا کہ لکھ ماریں کہ جواہرات سے تیار ہوتی ہے اول مفت منگائیے پھر اگر شفا ہو تو طلب فرمائیے قیمت فی بکس عہ۔ طلائے طلسمی بیرانہ سالی کے اثر اور جوانی کی غلط کاریوں سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں اور بعض اوقات خودکشی کی نوبت پہنچتی ہے ہمارا یہ طلائے طلسمی فائدہ اٹھائیں اور معجون طلسمی کیا ہیں انشاء اللہ دو ہفتہ میں بیت ہستی کی سرمہ سلیمانی آنکھوں کی کل بیماریاں دفع کرنے والا اور قوت بصر ...

انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب مالک ایڈیٹر پرنٹر پبلشر چھپ کر شایع ہوا

الحکم میں نظم حامد

الحکم میں ایک عرصہ سے نظموں کا اندراج روک دیا گیا ہے اور اسکی وجہہ یہ ہے کہ الحکم کا ایڈیٹر شعر گوئی کے عام مذاق کو پیدا کرنے کے خلاف ہے۔ جہاں تک ذوق سخن کا تعلق ہے سنطاقی رنگ میں مینے کبھی اسکو پسند نہیں کیا۔ اگرچہ الحکم میں کبھی بھی ایسی شاعری کو جگہہ نہیں دیگئی جسکی منتہائے نظر محض خیالات کی بلند پروازی تک ہو اور معرفت حقہ سے اسے کوئی تعلق نہو۔ یا روح کے جذبات اور تقاضوں پر وہ اثر انداز نہو۔ تاہم اسمیں کلام نہیں کہ بہت ہی کم یہ مذاق الحکم میں رہنے دیا گیا ہے۔ میرے پرانے مخدوم میر حامد شاہ صاحب الحکم کے ذریعہ سے اپنے مذاق سخن کی چاشنی کو تازہ کرنے کے خواہاں ہیں۔ اسلئے میں ان کی نظم کو ذیل میں درج کرتا ہوں اور اس رنگ میں اگر وہ کچھہ لکھتے رہینگے تو وہ بھی الحکم میں عزت کے ساتھہ جگہہ پائے گا۔ (ایڈیٹر)

(وھو ہذا)

اخوم مکرم و معظم! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ذوق سخن خواہ کسی حد تک ہو سخن شناس کو دیکھنا ہے مجھے فن شعر کے لحاظ سے اگرچہ وہ پایہ حاصل نہیں کہ نقش علم عروض نظم میں نظر آئیں۔ مگر بہر حال واقعات بلا مبالغہ ایک ایسے قلب پر جو سادگی سخن کا قدردان ہو۔ کوئی نہ کوئی رنگ پیدا کر دیتے ہیں۔ کوئی نہ کوئی شعر تو دل میں جگہہ لے ہی لیتا ہے۔ اسوقت مجھے اپنے کسی خاص نظم کا پیش کرنا مدنظر نہیں ہے کچھہ دنوں سے حافظ شیراز کا دیوان زیر مطالعہ ہے طبیعت نے اس لسان الغیب کے کلام کو ایک رنگ میں اپنے اندر لیا ہے اور ذوق نے پیدا ہو کر ایک مثنوی کی صورت میں خیالات کا اظہار کیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ اخبار میں نکل جائے۔ شیخ صاحب کو پہلے میری نظموں کے درج اخبار کرنے کا اکثر شوق تھا۔ مگر ان کے اخبار نے شاید کسی وجہ پر اس رنگ کو بدل لیا ہے۔ مجھے گذشتہ رسم کو پھر تازہ کرنے کا خیال آیا کہ حافظ کا پرانہ رنگ جس نظم میں تازہ ہو وے۔ وہ الحکم میں بہ تتبع رسم کہنہ پھر تازہ طور پر درج کیا جائے۔ سو میں آپ کے پاس بھیجتا ہوں اگر طبیعت اس رنگ کو پسند کرے اور اخبار میں درج ہونے کے لایق ہو تو درج کر دیا جاوے۔ ورنہ خیر آپ تو اسکو دیکھہ ہی لینگے اور شیخ صاحب بھی اپنے پرانے شوق کو پھر تازہ کر لیں گے۔ یہ بھی کافی ہے میرا خیال ہے کہ اگر احباب سلسلہ اس روش اور طریق کو جو کلام حافظ شیراز کا ایک طرز ہے پسند کریں تو میں کبھی کبھی کسی کسی غزل کو اس رنگ میں پیش کرنے کا سلسلہ جاری کر دوں شاید کہ احباب کی دلچسپی کا باعث ہو۔ میرے آبا و اجداد کا بھی اصل وطن شیراز ہی ہے۔ اور آبا کے لحاظ سے جو سادات کے سلسلہ نسب میں معروف طور پر جاری ہے ہم کو شیرازی الاصل کہتے ہیں شاید اس نسبت کے لحاظ سے میری طبیعت نے مجھے یہ رنگ اختیار کیا ہے۔ خیر جو کچھہ ہے حاضر ہے

کلام حافظ بطرز حامد

الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا
کہ عشق آساں نمود اول ولے افتاد مشکلہا

محبت جام ہے پر دم دماتے — تعلق یہ لگا ل ہے خدا سے
جو اسکا جام الفت پی رہے ہیں — وہی دونوں جہاں میں جی رہے ہیں
وہی مست دور جام ساقی — کوئی مشکل نہیں ان کی باقی
ادر کاسا و ناولہا بھی دعا ہے — یہ عشاق الہی کی ادا ہے
غرض انکو نہیں اس شرب سے نکر — وہ بیگانے ہوئے ہیں لوس تر سے
سر و سامان کو ہے اس دیوانگی میں — وہ جیتے اور جاتی ہیں فرزانگی میں
رگاتے ہیں کسی سے عشق دیاری — اسی مستی میں ہے اک ہوشیاری

بوئے نافہ کاخر صبا زاں طرہ بکشاید
ز تاب جعد مشکینش چہ خوں افتاد در دلہا

کسی طرہ سے تو ہی خوش کی امید — دکھاتی ہے انہیں اک ملک جاوید
دلوں میں خون انکو جو شرن ہے — کہ تاب جعد مشکیں دل شکن ہے

مے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغاں گوید
کہ سالک بیخبر نبود ز راہ و رسم منزلہا

گوارا ہے نہیں پر ناگواری — اسی میں انکی ہے تقویٰ شعاری
وہ سالک کہتے ہیں پیر مغاں کو — عیاں کرتے ہیں یوں راز نہاں کو
جہاں کا رہنما وہ پیر مستاں — گرے ہیں جس کے در پر مو پرستاں
نہیں ہیں انکی حدت سو وہ عاری — اسی پر انکی ہے حاجت برآری
محبت کی یہی رنگینیاں ہیں — کرو غیروں کی نکتہ چینیاں ہیں
وہ عقل و ہوش اسمیں کھو رہے ہیں — مقامات ان کو یوں طے ہو رہے ہیں
نمازوں میں بھی اک اہل شر ہے — کہ سجادہ پہ ان کے رنگ ہو ری

مرا در منزل جاناں چہ امن و عیش چوں ہر دم
جرس فریاد می دارد کہ بر بندید محملہا

وہ اس منزل میں کیا آشفتہ سر ہیں — کہ امن و عیش سے وہ بیخبر ہیں
فنائے دم میں ہر دم محو دم ہیں — وہ سچ پاک ہیں جسے کالبد ہیں
صدائے کوچ ہر دم گونجتی ہے — ہر منزل کسی کو ڈھونڈتی ہے
وہ ہر حالت میں ہیں وابستہ محمل — وہ لرزاں ہیں کہ جاناں ہی ملیگا

شب تاریک و بیم موج و گرداب چنیں حائل
کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا

وہ دریائے محبت کے شناور — [illegible]
بلائیں متصل کیا آ رہی ہیں — شب تاریک میں گھہر رہی ہیں
کہیں شعلہ نیا موجوں سے — کہیں گرداب حائل پُر شکن ہے
اودھر تو نفس کی آوارگی ہے — ادھر انکو ہی کی ترش اطوار گی
کنارہ ایک ہو دنیائے دوں کا — نظارہ ہے ادھر ہم بو قنوں کا
حظوظ نفس کے شیدا ادھر ہیں — ز نفس مطمئنہ بے خبر ہیں
بہر حالیکہ ہیں خوش باش مرنجہ — منفس خود پیش خواجہ تاش مرنجہ
ش ورکو ہے سخن سے یہ جدائی — نہیں محلس میں انکی کچھہ صفائی
ہیں جاذب اسکی شہرے یار والے — منفس خویش خوش اطوار والے
ملا ہے انکو نفس مطمئنہ — یقین سے بھر گیا ان کا سفینہ
مگر کر یار کیا سرور ہیں وہ — بہر حالت سراپا نور ہیں وہ
مگر منجدھار میں جو ہے شناور — نہیں جس پہ یہی حالت آئی
وہی حافظ کا ہم آہنگ ہوگا — کہ جس کا نفس سے یوں جنگ ہوگا
یہی منزل ہے ہر مومن پہ دشوار — کہ ہر دم اسکو جو کہتی ہے بردار
سکباران ساحل کی یہ حالت — کہ رکھتی ہو شناور سے تفاوت
اسی حالت کا اک اظہار ہے یہ
بہ رنگ خوبش حال زار ہے یہ

ہمہ کارم زخودکامی بہ بدنامی کشید آخر
نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

چھپاۓ کوئی کیا خودکامیوں کو | کہ جولانی ہیں سب بدنامیوں کی
یہ خودکامی بھی حالت ہے جنوں کی | خصوصاً جب ہو پیچیدہ جوگیوں کی
ان عشاقوں کے چرچے ہو رہے ہیں | جو خودکامی میں مقصد چھوڑ بیٹھے
بعشق یار کیا خودکام ہیں وہ | بہر محفل کہ گو بدنام ہیں وہ
اک مقصد سے ہو کر دست بردار | براہ یار چھوڑے ننگ اور عار
ہماند حال عاشقاں را | عیاں کنند این از نہاں را
ہیں جب اکھڑ ہی پاسداری | کرے انکی کوئی کیا پردہ داری

حضوری گر ہمی خواہی ازو غائب مشو حافظ
متیٰ ماتلق من تہوی دع الدنیا واہملہا

ہوئی مطلوب حافظ کو حضوری | تو پھر دوری سے نفرت ہے ضروری
وہاں اک دم بھی غیبت کب روا ہے | اگر غافل ہے اک دم خطا کر
نہیں ملتی ہے جبتک ترک دوری | نہیں ہوگی کبھی حاصل حضوری
میاں چھوڑو یہ دنیا کے قضیے | خدا کی راہ میں ہیں یہ بکھیڑے

بوصل یار استعجال کردن
بہ بندِ غیر را پامال کردن

راقم
خاکسار میر حامد از سیالکوٹ

تعلیم الاسلام سکول قادیان

سکریٹری صاحب صدر انجمن قادیان لکھتے ہیں کہ مہربانی فرما کر خلاصہ نقل معائنہ اسسٹنٹ انسپکٹر صاحب مدارس حلقہ لاہور جو ۱۸ اور ۱۹ جون ۱۹۱۰ء کو کیا گیا۔ اخبار میں درج فرما کر مشکور فرماویں۔

"میں نے مدرسہ ہذا کا ۱۸ و ۱۹ جون ۱۹۱۰ء کو یکایک معائنہ کیا۔ اور کام کو اکثر صورتوں میں قابل اطمینان طور پر رواں پایا۔ گذشتہ سالانہ معائنہ سے تعداد طلبہ میں ۷ کی ترقی ہوئی ہے۔ میرے پہلے روز کے معائنہ پر ۲۸۱ میں سے ۲۴۳ طلبہ حاضر تھے۔

موجودہ عمارات مدرسہ و بورڈنگ کی روز افزوں تعداد کے لئے ناکافی ہو رہی ہے۔ بورڈنگ کے لئے عمارات زیر تعمیر ہے۔ اور مدرسہ کے لئے شاید دوسرے سال شروع کی جاویگی جو زمین مدرسہ و بورڈنگ کے لئے خریدی گئی ہے وہ ضرورت سے زیادہ ہے اور موزوں جگہ پر ہے۔

سامان مدرسہ کافی ہے گذشتہ معائنہ کے بعد کچھ چیزیں ایزاد کی گئی ہیں۔ عملہ میں ۱۴ مدرسین ہیں جن میں سے گیارہ سند یافتہ ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ٹیچر کا انتظام اچھا ہے

جسمانی ورزش پر کافی توجہ ہوئی ہے اور لڑکوں کی حرکات عموماً قواعد اور مارچنگ میں یکساں تھیں۔ ضبط میرے معائنہ کے وقت اچھا تھا۔ اور لڑکے بڑے پابند معلوم ہوتے تھے۔ سکول کے لگنے کا وقت مجھے قابل اطمینان معلوم ہوا۔

خاتمہ پر میں خوشی سے اظہار کرتا ہوں کہ مدرسہ موجودہ ہیڈ ماسٹر مولوی صدرالدین صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی کے ماتحت اچھی ترقی پر ہے۔ وہ ایک خلیق شریف آدمی ہیں۔ اور اُن کو اپنے ماتحتوں سے رضامندی کے ساتھ کام لینا خوب آتا ہے۔" (سکریٹری)

اسلامیہ کالج میں سٹرائیک اور احمدی طلباء کی علیحدگی

لاہور کے اسلامیہ کالج کے متعلق پہلے تو مینہ اخبار میں پرنسپل صاحب کے خلاف مضامین نکلتے رہے اور بالآخر طلباء نے کالج نے سٹرائیک کردیا۔ اور بورڈنگ ہاؤس کا دروازہ بند کرکے طلباء گوشہ نشین ہوگئے۔ ان کا مطالبہ صرف ایک ہی ہے۔ کہ پرنسپل کو الگ کردیا جاوے۔ احمدی نوجوان۔ جو کالج میں تعلیم پاتے ہیں۔ اُنہوں نے سٹرائیک کرنے والوں سے علیحدگی اختیار کرکے اپنی پاک فطرتی اور سلسلہ احمدیہ کی خصوصیت کو قائم رکھا۔ سلسلۂ عالیہ احمدیہ ہر ایک قسم کی بغاوت کی راہوں سے بچنے کی ہدایت کرتا ہے اور اس ہدایت کو اپنے شرائط بیعت میں داخل کرلیا ہوا ہے۔ اور یہ خدا کے فضل کی بات ہے کہ جہاں کہیں طلباء نے سٹرائیک کی وہاں صرف احمدی طلباء نے جنہوں نے اسی قسم کی تحریکوں میں شامل نہ ہونے کا نہایت جرأت اور دلیری سے اعلان کیا۔ سٹرائیک کے وقت الگ رہنے والوں کے لئے ایک خطرناک ابتلا اور تکلیف ہوتی ہے۔ مگر احمدی نوجوانوں نے اس پہلو سے اپنی قومی خصوصیت کو قائم رکھکر بتا دیا ہے کہ فی الحقیقت اُنہوں نے

دین کو دنیا پر مقدم کرنے

کے معاہدہ کو پورا کرکے دکھا دیا ہے۔ اسلامیہ کالج کے احمدی نوجوانوں کو اُن کی اس عملی کارروائی پر صدق دل سے مبارکباد دیتا ہوں اور اُنہیں اس ابتلا میں یہ مسرت اور اطمینان بہت ہی خوش کن ہوگا۔ کہ ان کا امام اُن کے اس فعل سے یقیناً خوش ہے اور وہ ان کے لئے دردمندانہ دعاؤں کے لئے اور بھی جوش پائے گا۔

اور اُن کی یہ بہترین عملی مثال صاف امید دلاتی ہے کہ وہ خدا کے فضل اور توفیق سے آئندہ قوم کے مفید اعضاء ہو سکینگے۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

اسکولوں میں اخلاقی و مذہبی تعلیم

مسئلہ تعلیم کے حامی طلباء کی موجودہ حالت کو دیکھکر اس امر کی ضرورت محسوس کرتے ہیں کہ مدرسوں میں باضابطہ اخلاقی اور مذہبی تعلیم دیجاوے مگر سرکار اب کرنے سے مجبور ہے۔ اسلئے کہ وہ سرکاری خرچ پر کسی مذہب کی تعلیم دے۔ ہاں! یہ ہوسکتا ہے کہ مختلف مذاہب کے لوگوں کے لئے پرائیویٹ خرچ سے سرکاری مدارس میں مذہبی تعلیم دیجاوے۔ اگرچہ اسکے متعلق بعض اکابر کی رائے ہے کہ مشترکہ اخلاقی تعلیم کا ایک کورس طیار کیا جاوے تو سہولت ہوسکتی ہے مگر یہ درست نہیں مشترکہ اخلاقی تعلیم تو اب بھی ملتی ہے۔ مثلاً جھوٹ کی برائیاں سچ کے فایدے وغیرہ امور اب بھی تعلیمی کورسوں میں موجود ہیں محض کتاب کے اندر ایسی باتوں کا اندراج کچھہ فایدہ نہیں دیسکتا۔ جب تک عملی سپرٹ پیدا کرنے کی کوشش نکی جاوے۔ اور یہ اسی حالت میں ممکن ہے کہ مذہبی تعلیم کا باضابطہ انتظام ہو خواہ پرائیویٹ طور پر خواہ سرکاری طور پر۔ میں سمجھتا ہوں یہ امر چنداں مشکل نہیں۔ سنسکرت اور عربی کے مدرسے موجود ہیں۔ ان زبانوں میں کورس

انجمن راجپوتانِ ہند

انجمن کا کام خاموشی سے ہو رہا ہے۔ سیکرٹری صاحب نے افتتاحی جلسہ کی رپورٹ بھیجی ہے۔ اب اسکی اشاعت غالباً بہت پرانی ہو جانے کی وجہ سے زیادہ مفید نہ ہوگی۔ انجمن کا دایرہ اثر بڑہانے کی کوشش کرنی چاہیئے اور سب سے بڑی بات اسکی مالی حالت کی اصلاح ہے۔ اس انجمنوں کے دور میں کسی انجمن کا قایم کر لینا اور اُس کے عہدہ دار مقرر کر لینا تو آسان امر ہوتا ہے مگر ان اغراض اور مقاصد کو (جو اُسکے قیام سے مدنظر ہوتے ہیں) ملحوظ رکھکر کام کو جاری رکھنا اصل بات ہے۔ اسلئے میں سیکرٹری صاحب انجمن مذکور کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ انجمن کے ممبروں کے دایرہ کے بڑہانے اور وصولی چندہ میں سعی کریں۔ ایسا ہی انجمن کے سرپرست اور معزز صدر چودہری غلام احمد خاں رئیس کانہ گڑہ کو اپنے اثر اور رسوخ سے کام لے کر انجمن کی ضروریات کے لئے کسی مستقل انتظام کے لئے قدم اُٹھانا چاہیئے ॥

انجمن ترقی تعلیم امرتسر

امرتسر میں اس نام سے جو انجمن قایم ہوئی ہے وہ نہایت قابل قدر کام کر رہی ہے جو لوگ آجکل مسئلہ تعلیم کے حل کی طرف متوجہ ہیں۔ اُنہوں نے اپنے ماتحت قومی سکول کھولنے کی بجائے یہ ضروری اور آسان ذریعہ سمجھا ہے کہ وظایف دیکر جاذب۔ انجمن ترقی تعلیم کے روشن خیال ممبر بھی اسی پالیسی کو مسلمانوں کے لئے پسند کرتے ہیں اسمیں شک نہیں کہ اگر اسلامی سکولوں کی بجائے مسلمان بچوں کی مذہبی نگرانی اور عملی تربیت کے لئے بورڈنگ ہاؤس قایم کئے جاویں جو اسلامی سکولوں کے اجراء کی اصل غرض ہے تو یہ کام تھوڑے خرچ سے ممکن ہے۔ مگر اب مدارس کا اجراء ایک فیشن ہو رہا ہے اور کسی حد تک مفید بھی ہے۔ بہرحال انجمن ترقی تعلیم مسلمانان امرتسر نے اس سال پچاس روپے کے وظایف میڈیکل تعلیم کے لئے اور چالیس روپے کے وظایف انجینئرنگ تعلیم کے لئے دینے منظور کئے ہیں۔ اس طریق پر جہاں پانچ چھ مسلمان دو اچھے صیغوں میں تعلیم پائیں گے وہاں انتظامی جھگڑوں اور بکھیڑوں سے یہ انجمن بالکل الگ رہیگی۔ کیونکہ بالطبع انسان دوسروں پر حکومت چاہتا ہے۔ اور جب کوئی خاص انسٹیٹیوشن کسی انجمن یا سوسائیٹی کے ماتحت ہو تو اختیارات کے لحاظ سے عہدہ داروں کے انتخاب وغیرہ پر آئے دن جھگڑے رہتے ہیں مگر یہ پنجاب میں پہلی انجمن جو تعلیمی مقاصد کے لحاظ سے زیادہ مفید اور کارآمد ہے۔ علی گڈھ کی تعلیمی کانفرنس کی مقامی کمیٹیاں بھی مسئلہ تعلیم کا حل اسی اصول پر کرنا چاہتی ہیں۔ کہ دوسری مقامی سکولوں میں مسلمان بچوں کو وظایف دیکر تعلیم دلائیں۔ چنانچہ سیالکوٹ کی مقامی کمیٹی نے اپنے جلسہ کی تقریب پر اس اصول کو پیش کیا۔ اور مولوی ادریس احمد صاحب نے اپنی تقریر میں اس اصل کی اور بھی وضاحت کی۔ بہرحال امرتسر کی تعلیمی کمیٹی امید ہے خدا کے فضل سے ایک عمدہ نظیر ہو سکیگی ॥

بمبئی میں مسلمان یتیم لڑکیوں کا انتظام

بمبئی کے پولیس کمشنر صاحب مسلمان یتیم لڑکیوں کی پرورش اور تربیت کا انتظام کرنا چاہتے ہیں جو سکیم صاحب موصوف نے تیار کی ہے اُسکے رو سے بارہ لڑکیوں کا ماہوار خرچ ساڑھے چار سو روپیہ تجویز ہوا ہے۔ ہماری سمجھ اس صرف کو نہیں سمجھ سکتی۔ ساڑھے چار سو روپے ماہوار میں کم از کم ۶۰ لڑکیاں پرورش پا سکتی ہیں۔ اس قدر کثیر اخراجات ایک یتیم خانہ کے حسب حال نہیں ہو سکتے امید ہے بمبئی کے سربرآوردہ مسلمان اس سوال پر غور کرکے پولیس کمشنر صاحب کو ایسی سکیم کی تیاری کا مشورہ دینگے جس سے غریب مسلمانوں کی بہت سی یتیم لڑکیاں آوارگی سے محفوظ رہکر پرورش پا سکیں ॥

لغو رائے

لاہور کے نئے اخبار ملت نے اخبار نویسی کے امتحان لئے جانے کی رائے دی ہے۔ اور اس امتحان کے لئے ایک کورس بھی خود ہی تجویز کر دیا ہے۔ اس رائے کی لغویت میں کوئی شبہ نہیں محض کسی امتحان کے پاس کر لینے سے یہ نہیں قرار پا سکتا کہ پاس کرنے والا فی الحقیقت اڈیٹری کی قابلیت بھی رکھتا ہے اڈیٹر بھی شاعروں کی طرح پیدا ہوتے ہیں۔ بنائے نہیں جاتے۔ یہ دماغ کی قدرتی بناوٹ پر موقوف ہے ہمارا معزز ہمعصر ہمارے اس اختلاف پر ناراض ہو تو ہم اسکی پروا نہیں کرتے۔ مگر ہم یقیناً جانتے ہیں کہ اس رائے سے شاید ہی کوئی اخبار نویس متفق ہو نہ اسلئے کہ وہ اخبار نویسی کے امتحان کے ناقابل ہیں بلکہ اسلئے کہ یہ معیار کوئی معیار نہیں ہے ॥

دارالامان کا ہفتہ

خدا کا شکر ہے کہ ہمارے امام اور مطاع اور آپ کا خاندان ہر طرح سے بخیریت ہے

اس ہفتہ میں خاندان حضرت خلیفۃ المسیح میں خوشی کی ایک تقریب ہوئی یعنے آپ کی صاحبزادی امۃ الحی نے قرآن مجید ختم کیا جو حضرت کی خاص خوشی اور مسرت کا موجب ہوا ہے۔ کیونکہ قرآن مجید ہی آپ کی غذا ہے اس تقریب پر (۱) والدہ امۃ الحی نے لڑکیوں کے مدرسہ میں شیرینی تقسیم کی اور دعوت دی۔ گرلز سکول کی معلمہ کو انعام دیا۔ اللہ تعالیٰ ایسی سعادت بخش تقریبوں کے روز سامان کرے

۲- حضرت مسیح موعود مغفور کا خاندان بھی بخیریت ہے

۳- ہفتہ زیر اشاعت میں کثرت سے بارش ہوئی اور قادیان اب جزیرہ کی صورت بنا ہوا ہے۔ مدرسہ کی جدید ناتکمیل عمارتیں رکی ہوئی ہیں اور اگر بارشوں کا سلسلہ جاری رہا تو خدانخواستہ بعض کے نقصان کا اندیشہ ہے انکے محفوظ کرنے کے لئے بڑی کوشش ہو رہی ہے۔ بارش کا سلسلہ جاری ہے

۴- معزز نظام الدین صاحب سربراہ نمبردار قادیان کے خاندان پر موت نے عبرت بخش حملہ کیا صرف ایک [illegible]

[illegible]

صدر انجمن کا ماہواری گوشوارہ

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ماہوار گوشوارہ آمد و خرچ بابت ماہ مئی ۱۹۱۰ء کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں یکم اپریل ۱۹۱۰ء کو اس انجمن کے ہاتھ میں [illegible] رہی۔ اسکے مقابلہ میں یکم مئی ۱۹۱۰ء کو (جو غلطی سے رسالہ میں یکم اپریل ہی دکھائی گئی ہے) [illegible] رہ گیا۔ اور یکم جون ۱۹۱۰ء کو بھی [illegible] رہ گیا ہے اس سے معلوم ہوگا کہ انجمن کے خزانہ میں یکم اپریل سے لیکر یکم جون تک ڈیڑھ ہزار سے زیادہ کی کمی واقع ہوئی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ انجمن کے رسالہ میں آمدنی اور خرچ کا مقابلہ کر کے نہیں دکھایا جاتا جس سے قوم کے سمجھدار افراد کو یا کم از کم انجمن ہائے احمدیہ کے سیکرٹری صاحبان کو موقعہ مل سکے کہ وہ کمی آمدنی اور بیشی اخراجات کے موجبات پر غور کر سکیں۔ اور نہیں معلوم ہوتا کہ انجمن کی کسی مد میں نمایاں کمی ہو رہی ہے اور نہ انجمن کا رسالہ اس بات کو کھول کر بیان کرتا ہے بلکہ گذشتہ دو مہینوں سے وہ مختصر ماہوار رپورٹ بھی چھاپنی بند کر دی گئی ہے۔ جو اس سے پہلے رسالہ میں چھپا کرتی تھی۔ مندرجہ بالا مقابلہ کے علاوہ ایک اور امر بھی قابل غور ہے کہ مد بہشتی میں یکم فروری ۱۹۱۰ء کو پانچ ہزار چار سو پچاس روپے تھے یہ رقم یکم جون تک ترقی کر کے [illegible] ہو گئی ہے تین مہینوں کے اندر اس رقم کا قریباً تین گنے کے قریب ہو جانا شاید بھول حساب کتاب کے رو سے نامناسب ہو۔ اور اگر اس قدر رقم کا خزانہ انجمن سے نکلنا محض ضروری اخراجات کے لئے لازم ہی ہو تو بھی ماہواری گوشوارہ کے ساتھ ایسی بیشی رقوم کی تفصیل کا دیا جانا ضروری ہے۔ یا تو اس قسم کے گوشوارہ کو چھاپا نہ جاوے اور اگر اس کی اشاعت ضروری ہو۔ اور ضروری ہے تو پھر اسکو ایسے طور پر درج کرنا چاہئے کہ قوم اسکی اشاعت کو مقاصد کو سمجھ سکے۔ مجھے ایک امر اور ایسکے متعلق کہنا ہے کہ انجمن کے قواعد میں (جو قاعدہ مشتہر ہو چکے ہیں) لکھا گیا تھا کہ انجمن کا روپیہ بنک بنگال میں رہیگا اور اس سے فائدہ یہ سوچا گیا تھا کہ اس روپے کا سود اشاعت اسلام میں خرچ ہوگا۔ اب اگر یہ روپیہ جو انجمن کے پاس ہے بنگال بنک میں ہوتا جس کی میزان یکم جون کو ۳۴ ہزار سے اوپر ہے تو کم از کم منگزین کے ایک مہینے کے چھٹوں کا خرچ مفت نکل آتا۔ میں امید کرتا ہوں کہ سیکرٹری صاحب ان ضروری امور پر انجمن کو توجہ دلائینگے گوشوارہ کی مدوار مقابلہ کو انشاءاللہ آئندہ قوم کی توجہ کے لئے لکھوں گا۔ سردست اتنا کہتا ہوں کہ لنگر خانہ کی آمدنی مئی ۱۹۱۰ء میں بہت کم ہو گئی ہے اور یکم جون کو صرف دو سو روپے کے قریب خزانہ میں موجود ہے اور مجھے اندیشہ ہے کہ اگر احباب نے توجہ نہ کی۔ تو اس مرتبہ پھر لنگر خانہ مقروض ہو جائے گا۔ لنگر خانہ اشاعت اسلام کا پہلا ذریعہ ہے۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود اپنے وقت میں۔ اور آپ کے خلیفہ اعظم بالفعل اب خصوصیت سے لنگر خانہ کی طرف متوجہ ہیں اسلئے سردست انجمن اگر مقبرہ بہشتی اور اشاعت اسلام سے کچھ روپیہ نکال کر لنگر فنڈ میں داخل کر دے اور انجمنوں کو خیدہ لنگر کے لئے خصوصاً توجہ دلائے اور اسکی مستقل آمدنی دو ہزار کے لئے انتظام کرے تو لنگر خانہ کی طرف سے سردست اطمینان ہو سکتا ہے یوں یہ جدا امر ہے کہ حضرت کے جانشین کی دعائیں فاقہ کی نوبت نہ آنے دیں گی۔ یہ ہمارا یقین ہے مگر دعاؤں کے ساتھ تمسک بالاسباب بھی ضروری ہے۔ جس قدر زر دوسری مدات کے لئے دیا جاتا ہے اسکا ⅟₁₀ بھی لنگر خانہ کے متعلق تحریک ہو تو اس فنڈ میں وسعت پیدا ہو سکتی ہے۔ خدا کرے کہ یہ سطور اثر انداز ثابت ہوں ؛

ہندوستان کا آنیوالا وائسرائے

ہندوستان میں آنے والے وائسرائے کا نام مشتہر ہو گیا ہے۔ یعنی سر چارلس ہارڈنگ ؛ آپ کا دادا سر ہنری ہارڈنگ پہلے ہندوستان کا گورنر جنرل رہ چکا ہے اور اب سر چارلس ہارڈنگ اسی عہدہ پر آتے ہیں۔ وائسرائے موصوف فارسی زبان سے خوب دلچسپی اور مذاق رکھتے ہیں اور قیاس کیا جاتا ہے کہ بعض اسلامی ممالک میں رہنے کی وجہ سے وہ مسلمانوں کے جذبات اور ضروریات کا بخوبی احساس رکھتے ہیں۔ بہرحال ہم تو ہر آنے والے حاکم کو

اہلاً وسہلاً ومرحباً

کہنے کو طیار ہیں ؛

جدید سکہ میں ناگری

ہندو اخبارات زور دے رہے ہیں کہ جدید سکہ جو قیصر جارج کے نام پر مسلوک ہوگا اس میں ناگری الفاظ یا اعداد میں اسکی قیمت ظاہر کی جاوے اگر اس سوال کا تعلق روزمرہ کی ضروریات اور سکہ کے چلن میں مشکلات سے ہوتا تو ہم بڑی خوشی سے ایسی درخواست کی تائید کرنے کو طیار ہوتے۔ مگر اس سوال کا تعلق محض قومیت اور مذہب سے ہے۔ اسلئے کہ اب تک ملکہ معظمہ بلکہ اس سے بھی پہلے کمپنی کے وقت سے لیکر انگریزی سکہ کے چلن میں ناگری حروف میں اسکا اندراج نہ ہونے کی وجہ سے کوئی دقت پیش نہیں آئی اور برابر کام ہو رہا ہے۔ اور ایک بچہ بھی جو پانچ چھ سال سے زیادہ عمر کا ہو۔ روپیہ۔ اٹھنی۔ چونی۔ دونی۔ اور اکنی میں تمیز کر سکتا ہے تو سمجھ میں نہیں آتا کہ اب جدید حدت کی کونسی اشد ضرورت پیش آگئی جو یہ تجویز اختیار کرنے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔ بلکہ آریہ اخبارات تو بڑے زور سے اس پر مضامین لکھ رہے ہیں۔ ضرورت اور مشکل کے پہلو سے تو اس جدید بدتجویز کی کوئی حاجت نہیں۔ ہاں اگر محض تفریح اور قومی پاسداری کے پہلو سے دیکھا جاوے تو مسلمانوں کو اسکے متعلق انکار کی بھی حاجت نہیں۔ ان کی ملاہے۔ اگر ناگری میں بھی اندراج ہو تو اس کا کیا ہرج ہے؟ بہترین طریق فیصلہ تو یہ ہے کہ ہندوستان میں جو زبان عدالت مسلم ہے اسمیں اندراج کافی ہے

اشتہار ایجنسی قادیان
گورداسپور پنجاب

سوداگروں کے لئے اپنے اشتہار تقسیم کرنے کا کم خرچ اور بہتر ذریعہ

رہا یہ امر کہ دوسرے مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے یا نہیں؟ کم از کم بٹالوی اپنے اعیان اہلحدیث سے ہی اس پر دستخط کرادے۔ ہم تو دل سے چاہتے ہیں کہ مسلمان ان خطرناک عقاید کو چھوڑ دیں۔ جو مہدی کے متعلق بعض اہل حدیث کی کتابوں میں درج ہیں اور جن کا ذکر اور بحث ہم اپنے موقع پر انشاء اللہ کریں گے۔

اگر بٹالوی کے اس اعلان کردہ عقیدہ کے موافق کم از کم اہل حدیث بزرگ ہی تصدیق کر دیں تو سب سے زیادہ خوش ہم ہوں گے۔ مگر افسوس ہے بٹالوی کی یہ بیل منڈھے نہیں چڑھنے کی۔

امیر کابل اور سلسلہ عالیہ احمدیہ اسی مضمون کے ضمن میں بٹالوی نے یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود مغفور نے امیر کابل پر غیر منصفانہ حملہ کیا۔ اور اس سے گورنمنٹ کو دھوکا دیا کہ ہندوستان و افغانستان و دیگر بلاد اسلامیہ کے مسلمان اس مہدی معہود کے منتظر ہیں جو زمین پر خونریزی کریگا"۔

دوسرے مسلمان اس عقیدہ کو رکھتے ہیں یا نہیں؟ یہ صرف بٹالوی کے کہنے سے دور نہیں ہوسکتا۔ نواب صدیق حسن خان مرحوم کی تصنیفات کھول کھول کر بتاتی ہیں کہ مہدی کے متعلق ان کا کیا مذہب اور عقیدہ ہے؟ اس اعتراض کا جواب صرف ایک ہی طرح پر ہوسکتا ہے کہ مولوی محمد حسین اہل حدیث اور حنفی اور شیعی علماء کی طرف سے ایک مشترک تحریر شایع کرادیں جس میں وہ اپنے عقیدہ سے بیزاری ظاہر کردیں۔ اور لکھدیں کہ

وہ ہم کسی ایسے مہدی کے قایل نہیں جو
آکر لڑائیاں کریگا اور سیف و سناں سے کام لیگا"

چشم ما روشن دل ما شاد۔ اسی اصل کو تو ہم مسلمانوں کے ذہن نشین کرانا چاہتے ہیں۔ رہا یہ امر کہ "امیر کابل پر غیر منصفانہ حملہ کیا ہے"۔ یہ خود بٹالوی کی شرافت کی دلیل ہے سو وہ تو ہمیشہ امیر کابل کو مخاطب کرکے کہتا ہے

شعر

سب مریضوں کی ہے تمہیں پہ نگاہ
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

بٹالوی کابل کی روٹیاں کھا چکا ہے اسکے حق نمک میں وہ جو کچھ چاہے کہے۔ ہم سلطنت کابل کو کبھی برٹش رول پر ترجیح نہیں دے سکتے جہاں ہمیں مذہبی آزادی حاصل ہے کیا یہ امر واقعہ نہیں کہ کابل میں سلسلۂ عالیہ احمدیہ کے دو رکن شہید کئے گئے؟ پھر ہم کیونکر اپنی خوشنودی کا اظہار کرسکتے ہیں؟!

برٹش راج کے مقابلہ میں کسی اسلامی سلطنت میں بھی ہمارے لئے امن نہیں ہے اسلئے وہ اسلامی سلطنتوں سے زیادہ بابرکت ہے"

امیر کابل نے اگر مہدی کے متعلق اپنا عقیدہ اہل حدیث کے خود ساختہ ایڈووکیٹ کو لکھکر بھیجا ہے تو اُسے مناسب ہے وہ فوراً شایع کر دے۔ اور اگر نہیں تو خود تراش کر ایک بات کہنا اتقا کے خلاف ہے۔

(باقی دوسرے نمبر میں انشاءاللہ العزیز)

سلسلہ کی اشاعت اور ریڈنگ روم

سلسلہ کی اشاعت کے لئے خصوصیت سے توجہ کی ضرورت ہے اور اس غرض اور مقصد کیلئے اول واعظین کا تقرر ہے۔ اب وقت ہے کہ ملک کے مختلف حصوں میں واعظ کثرت سے پھیلا دیے جائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے مختلف مقامات پر بدون کسی خاص اہتمام کے واعظین کو بھیج کر دکھا دیا ہے کہ واعظین کے تیار کرنے میں بھی کوئی دقت نہیں ہے۔ حضرت کی دعا اور توجہ نے امیوں سے کام لے لیا ہے۔ مجھے اس مقام پر واعظین کے متعلق کچھہ ذکر نہیں کرنا۔ بلکہ اشاعت سلسلہ کے دوسرے ذرایع میں سے مختلف مقامات پر ریڈنگ روم کھولے جانے کی تجویز اور تحریک کا پیش کرنا ہے۔ اوایل میں جب انجمنوں کے نظام کی تحریک کی گئی تھی۔ اور انجمنوں کے قواعد تیار ہوئے تھے اسوقت یہ بھی ان قواعد میں رکھا گیا تھا کہ ضلعوار واعظ مقرر کیے جائیں۔ اور کم از کم ہر ضلع کی انجمن ایک لائبریری بھی قایم کرے مگر جہاں تک واقعات سے اس سوال کا تعلق ہے یا میرے علم پر موقوف ہے۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ فیروزپور کے سوا کسی جگہہ کوئی پبلک لائبریری نہیں کھولی گئی میرا قیاس ہے۔ خدا کرے یہ غلط ہو۔ لاہور۔ اور سیالکوٹ جیسے شہروں میں جہاں کی انجمنیں تمام انجمنوں میں وقعت اور عزت کے لحاظ سے سرکردہ ہیں۔ وہاں بھی کوئی لائبریری میرے علم میں نہیں۔

لائبریریوں کا اجراء اور افتتاح آج نہایت مفید اور بابرکت امر ہے اور مسلمانوں نے ہمیشہ فیاضی کے ساتھہ کتب خانوں کے اجراء سے اپنی علمی کوششوں کو وسیع کیا ہے۔ میں ایک مسلمان سیاح ابوزید بلخی فلسفی کے حالات پڑھتا تھا۔ وہ کتب خانوں کے ذکر میں لکھتا ہے کہ کتب خانے پبلک ہوتے تھے اور اہل علم کو مطالعہ اور کتب بینی کے لئے وظیفہ دیا جاتا تھا۔ بلکہ اس زمانہ میں یہ ذوق اس قدر عام ہوگیا تھا کہ سراؤں میں بھی کتب خانے قایم کیے جاتے تھے۔

مسلمانوں کی علمی فیاضیوں کی یہ داستان بہت دلکش اور رقت بخش ہے اور میں اسے یہاں سنانا اپنا مقصد نہیں سمجھتا بلکہ میری غرض صرف یہ ہے کہ مسلمانوں نے ہمیشہ پبلک میں علمی مذاق اور اپنے مذہب و مقصد کی اشاعت کے لئے کتب خانوں کو ایک مفید ذریعہ سمجھا ہے آج یہ مذاق مغربی قوموں میں جس حد تک بڑھ گیا ہے وہ اپنی نظیر آپ ہے۔ یہاں تک ہوٹلوں اور قہوہ خانوں میں بھی مطالعہ کتب و اخبارات کا سامان بہم پہنچایا جاتا ہے اور اب تو یہ مذاق اسقدر ترقی کر گیا ہے کہ ڈبل روٹیوں پر اخبارات چھاپے جاتے ہیں۔ اور جہاز کے مسافروں کے لئے جہازوں میں اخبارات کا چھاپنا شروع ہوگیا ہے۔ مسیح موعود کا زمانہ نشر صحف کا زمانہ ہے۔ اور اگر اسوقت ہم ان اسباب سے کام نہ لینگے جو اشاعت کے لئے اللہ تعالے نے پیدا کردئے ہیں تو ایک قسم کا کفران نعمت کریں گے۔ پس فیروزپور کی جماعت کی تقلید کرکے ہر جگہہ کی انجمن کو اپنے ہاں ایک کتب خانہ کھول دینا چاہئیے۔

جہاں حضرت مسیح موعود مغفور کی تمام تصانیف اور سلسلہ کے بزرگوں کی تالیفات کی کم از کم دو دو جلدیں رکھی جائیں۔ اور سلسلہ کے اخبارات اور رسالے منگوا کر عام لوگوں کے پڑھنے کے لئے رکھے رہیں۔ سلسلہ کی کتابوں کے سوا عام اسلامی کتب جو آریوں اور عیسائیوں کی تردید میں لکھی گئی ہیں وہ بھی موجود رہنی چاہئیں اور ایک دو ایسے اخبارات (جن سے عام واقفیت پیدا ہوتی رہے جیسے روزانہ پیسہ اخبار ہے) بھی آنے چاہئیں۔ اس میں شک نہیں کہ اس قسم کی لائبریریوں کے اجرا سے اخراجات میں بیشی ضرور ہوگی

مگر یہ اخراجات خدا کے فضل سے بہترین نتائج پیدا کرنے والے ہوں گے۔ ہمارے اور ہمارے مخالف مسلمانوں کے درمیان جو غلط فہمی پھیلائی گئی ہے وہ سلسلہ کی کتابوں کے پڑھ لینے کے بعد اٹھ سکتی ہے۔ اور جہاں اسکا تجربہ ہوا ہے یہی ثابت ہوا ہے۔ پس اگر انجمنیں اس طرف توجہ کریں تو یہ کام تبلیغ کا آسانی سے ہو سکتا ہے۔ سالانہ جلسوں پر جو روپیہ خرچ کرنے کے لئے جوش دکھایا جاتا تھا۔ اگر انجمنیں اس روپے کو اسی رنگ میں خرچ کرنا چاہیں تو یہ بحمد اللہ زیادہ مفید ہوگا۔ میں چاہتا ہوں کہ دوسرے لوگ بھی اس تحریک پر کچھ لکھیں۔

ممالک غیر میں تبلیغ کے لئے پہلا قدم

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بعثت اور قیام کی اصل غرض تو اشاعت اسلام کی

اور یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود مغفور نے جو اس سلسلہ کے بانی اور امام تھے اکمال دین اتمام نعمت کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ تکمیل ہدایت تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سعادت میں ہو چکی اور تکمیل اشاعت ہدایت کے لئے یہ زمانہ ہے جس میں ہر قسم کے اسباب اور وسائل میسر ہیں اندرون ملک میں ہدایت کی اشاعت کرنے کا جو کام ہو رہا ہے وہ زیادہ تر اخبارات اور سلسلہ کی کتب کے ذریعے ہے اور اسی میں کسی قدر اضافہ حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی کے عصر سعادت میں واعظین کے ذریعے ہوا ہے۔ واعظین کے متعلق میں پھر کبھی لکھوں گا۔ اگر توفیق ملی۔ سردست میں مندرجہ عنوان پر کچھ عرض کرتا ہوں۔

ممالک خارجہ میں سلسلہ کی اشاعت کا ذریعہ سردست انگریزی رسالہ ہے جس کی بہت تھوڑی تعداد یورپ۔ امریکہ یا دوسرے ممالک میں پہنچ جاتی ہے پچھلے سال مسٹر الیگزنڈر رسل ویب کی ایک چٹھی کی تحریک پر یہ سوال پیدا ہوا تھا کہ یورپ اور امریکہ کے لئے ایک اسلامی مشن قائم کیا جاوے

اس سوال پر میں نے متعدد آرٹیکلوں کے ذریعہ یہ ظاہر کیا کہ ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ یورپ یا امریکہ میں تبلیغ کے لئے کوئی وفد بھیجا جا سکے۔ سب سے بڑی دقت سرمایہ کی قلت تھی اور پھر یورپ یا امریکہ کے لئے آدمیوں کا مہیا کرنا بھی آسان امر نہ تھا۔ آخر سالانہ جلسہ کے موقع پر احمدیہ کانفرنس میں یہ سوال باضابطہ پیش ہو کر طے ہو گیا کہ پہلے سرمایہ کا ہم پہنچانا ضروری ہے سلور یعنی چار سال کا سرمایہ جمع ہونے پر یہ قدم اٹھایا جاوے۔

اس سوال کا فیصلہ سرمایہ کی موجودگی کی حیثیت سے اسی رنگ میں ہو سکتا تھا مگر اب سوال یہ ہے کہ اس فنڈ کے لئے کوئی تحریک کانفرنس کے بعد کی گئی یا نہیں جواب میں کہا جائے گا کہ سردست چونکہ تعمیر بورڈنگ ہاؤس کی تحریک زیر نظر ہے اور بورڈنگ ہاؤس کی تعمیر نہایت ضروری ہو گئی ہے۔ اسلئے جب تک اس کام سے فرصت نہ ہولے اس فنڈ کے متعلق کوئی تحریک نہیں کی جا سکتی۔ اور کی جائے تو اسمیں کامیابی ممکن نہیں۔ میں سمجھتا ہوں یہ جواب ایک حد تک درست ہو سکتا ہے مگر جو بولیٹن رسالہ کے آخیر میں چھاپی جاتی ہے۔ اسکے سلسلہ وار پڑھنے سے شاید یہ قابل اطمینان نہ ہو بہر حال ممالک غیر میں تبلیغ کے لئے قدم اٹھانا ضروری ہے۔ اور میری سمجھ میں اسکے لئے ایک آسان صورت آئی ہے اگر وہ مفید ہو سکے تو اس سے فائدہ اٹھایا جاوے

اس میں کوئی کلام نہیں کہ ایک مستقل مشن ولایت میں قائم کرنا بہت سے اخراجات کو چاہتا ہے۔ لیکن اگر اشاعت اسلام کے سلسلہ میں کسی قابل گریجوایٹ کو ولایت میں وظیفہ دیکر تکمیل تعلیم کے لئے بھیج دیا جاوے اور وہاں اسکو سلسلہ کے ایک ایجنٹ کی حیثیت سے رکھا جاوے تو تھوڑے خرچ پر سلسلہ کی اشاعت اور اشاعت کے آسان ذریعوں کا علم ہوتا رہیگا۔ اور ایک طالب علم اس وقت تک کہ باقاعدہ ایک وفد طیار ہو سکے خدا کے فضل سے اس قابل ہو سکیگا کہ وہ اس وفد میں نمایاں حصہ لے۔ اور اسکے ساتھ ہی وہاں کی علمی ترقی سے فائدہ اٹھا کر کسی دوسرے وقت (جبکہ ہم یہاں کالج قائم کر سکیں) وہ ایک اچھے پروفیسر کا کام دے سکیگا۔ اس میں کلام نہیں کہ یکدم اس تجویز پر عمل کرنے سے غالباً ڈیڑھ سو روپے کے قریب اخراجات کا بوجھ پڑ جائیگا مگر یہ رقم آگے چل کر خدا ہی کے فضل اور توفیق سے زیادہ قیمتی اور کار آمد ثابت ہو سکتی ہے

تجاویز اور تحریکات ابتدائً قیاسی اور خیالی امور ہوتے ہیں لیکن بالآخر ان تجاویز پر ہی عملی صورتیں نتیجہ خیز ثابت ہوتی ہیں۔ ولایت میں کسی گریجوایٹ کا بھیجا جانا انشاء اللہ کسی صورت میں خالی از فائدہ نہیں ہوگا جب تک وہ وہاں رہیگا۔ سلسلہ کی اشاعت کسی نہ کسی رنگ میں کرتا رہیگا۔ ہاں اس مقصد کے لئے جو گریجوایٹ منتخب کیا جاوے اسکے لئے یہ ضروری ہو کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ سے ایک مرتبہ خصوصیت سے قرآن مجید اور دینیات کی چند کتابیں پڑھ لے مثلاً اس وقت شیخ تیمور صاحب نے ایم اے کا امتحان پاس کر لیا ہے اور وہ باقاعدہ حضرت سے دینیات کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور ایسا ہی مولوی محمد الدین بی اے سیکنڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام ہیں۔ چودہری فتح محمد بی اے جو علی گڈھ کالج میں ایم اے کے لئے طیاری کرنے کے واسطے بھیجے گئے ہیں سو وہ حضرت خلیفۃ المسیح کے تربیت یافتہ ہیں اس قسم کے نوجوانوں میں سے کوئی ایک طالب علم بھیجا جا سکتا ہے کہ اس سے قادیان کی انجمن کے کام سے جہاں عام مسلمانوں میں ایک خاص دلچسپی پیدا ہو گئی وہاں تھوڑے سے خرچ میں سلسلہ کا بہت بڑا کام ہو سکیگا۔ تعلیم الاسلام کالج کے لئے ایک پروفیسر طیار ہو سکے گا۔ اشاعت اسلام

آسمانی مسیح اور اسکا رفیق مہدی
اور
گورنمنٹ ہم - اور بٹالوی
نمبر ۱

تمہیدی ریمارک

مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی ایڈیٹر اشاعۃ السنہ نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت کے لئے پھر قلم اٹھایا ہے باوجودیکہ وہ اپنے زور قلم کا اس میدان میں بخوبی اندازہ کر چکے ہیں اور اُنہوں نے دیکھ لیا ہے کہ جس منحوس گھڑی میں اشاعۃ السنہ کو سلسلہ حقہ کی مخالفت کا ذریعہ بنایا۔ اُسی وقت سے ان کا رسالہ اور وہ آپ پبلک میں گر گئے ہیں - اپنی خفت اور ذلت کا اگر وہ اپنی زبان سے اقرار نہ کریں تو یہ امر دیگر ہے - مگر جو لوگ آج سے بیس سال پہلے ان کو جانتے تھے اور جو حالت ان کے رسالہ کی تھی - آج اسکا مقابلہ اُن کی اور اُن کے رسالہ کی موجودہ حالت سے کیا جاوے تو زمین آسمان کا فرق ہے - یہ وبال اور نکال ہے

سلسلۂ حقہ کی مخالفت کا

اس حالت میں بھی مولوی صاحب کا اس محکم خیال کے ساتھ سراپا عجز ہیکے اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ عمر کے اس آخری دور میں (جو بقول ان کے آٹھواں عشرہ ہے) اس قابل نہیں رہے کہ اپنے کاموں کے مآل اور انجام پر غور کر سکیں جبکہ حالت ایسی ہو کہ انکا رسالہ اور وہ خود پبلک میں کوئی خاص امتیاز اور اثر نہ رکھتے ہوں۔ اور ہمارے سلسلہ کی مخالفت میں انکی ناکامی اور نامرادی ضرب المثل ہو تو اسوقت ان کی تعویم پارینہ باتوں پر نوٹس لینے کی ایک ہی وجہ ہے کہ ہم نہیں چاہتے کہ غلط فہمی پیدا ہونے دیجاوے اس مضمون میں مولوی صاحب نے ہماری جماعت پر پولیٹکل حملہ کیا ہے - اسلئے مناسب معلوم ہوا کہ ان کی کرتوت کو کھول دیا جاوے ہمنے مولوی صاحب کے خلاف کہنے میں ابتدا نہیں کی - بلکہ ہماری تحریر دفاعی ہے اسلئے مولوی صاحب اس مضمون کو صدائے گنبد سمجھ کر توجہ اور انصاف سے پڑھینگے -

بٹالوی کی تہذیب

شیخ بٹالوی نے اپنے اس مضمون میں جس قسم کے گندے لٹریچر سے کام لیا ہے - ہم اسے اُن کا **عصارۂ دماغ** قرار دیکر **عطائے تو بلقائے تو** کہکر اُن کی ہی نذر کرتے ہیں اور انسانیت سے بعید سمجھتے ہیں - کہ اپنے اخبار کو گالیوں سے آلودہ کریں ہم اس ضمن میں آزادی اور جرأت کے ساتھ تسلیم کر لیتے ہیں کہ ایڈیٹر اشاعۃ السنہ گالیاں دینے میں ملہم اور استاد ہے اور اس فن میں اُن کا مقابلہ مشکل ہے بٹالوی صاحب یاد رکھیں ؏

آنچہ در گفتار فخر تست آں ننگ من است

بٹالوی کی علمی پردہ دری

اس مضمون میں بٹالوی کا ایک جید عالم ہونے کے مدعی کی حیثیت سے پہلا فرض یہ تہا کہ وہ مسیح اور مہدی کے متعلق ایک علمی بحث کر کے ان سوالات کا جواب دیتا جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے اسکے ذمہ چلے آتے ہیں - تا کہ اسکی مجتہدانہ اور متکلمانہ شان کا اظہار ہوتا - اور پبلک (مخالف پبلک) اس تاریکی سے روشنی میں آجاتی جو مسیح اور مہدی کے متعلق امور بحث طلب میں اب تک ہے - مثلاً مسیح کی بحث شروع کی تہی تو چاہئیے تھا کہ مسیح کی موت و حیات - عدم رجوع - موتی - اور آمد ثانی کے متعلق ضروری امور پر تنقیدی اور فیصلہ کن بحث کرتا - مگر وہ اس بحث سے آج عاری نہیں ہوا بلکہ بیس سال سے بھاگا ہوا ہے - اسنے اس ضروری مسئلہ کو ہمیشہ اپنے اختراعی اصولوں کی آڑ میں چھپانا چاہا ہے ایسا ہی مہدی کے متعلق ۱ - "پیدہ بر انداز گفتگو کرنی چاہئیے تہی - مگر نہیں برخلاف اسکے وہ کہتا ہے

ان خیالات اوہام کے ماخذ پر مذہبی یا علمی (محدثانہ یا متکلمانہ) بحث کرنا اور اُن کے دلائل و اصول کا باہم موازنہ و مقابلہ کر کے صحیح خیال کی تصحیح و تائید اور ضعیف خیال کی تضعیف اور تردید کرنا ہمارا مطلوب نہیں ہے "!

اس سے بڑہکر علمی کمزوری بٹالوی صاحب کی کیا ہو گی - بحیثیت ایک مولوی کے ان کا کام تو صرف یہ تہا نہ یہ کہ رطب و یابس امور کا ایک ذخیرہ پیش کر دیں اور پبلک کو تاریکی میں رکہیں -

پہر اسی پر بس نہیں کیا - چونکہ ان کا ضمیر انہیں ملزم کر رہا تہا - اس لئے بطور پیش بندی یہ بہی کہدیا کہ ... کوئی صاحب ہرگز ہرگز مجاز نہ ہونگے کہ ہماری اس پولیٹکل بحث کے مقابلہ میں مذہبی علمی بحث کو چھیڑ دیں اور کسی خیال قدیم یا جدید کے دلایل کی تصحیح یا تضعیف کے درپے ہو کر اس خیال کا قوی یا ضعیف ہونا ثابت کریں - یا یہ ثابت کرنے لگجائیں کہ آسمان سے نازل ہونیوالے مسیح سے حضرت عیسی ابن مریم مراد نہیں الی آخرہ - ان کے جواب سے سکوت محض اختیار کرینگے "!

ہماری سمجھ سے یہ امر بالا تر ہے اور اسکو صرف بٹالوی فلسفہ ہی حل کر سکتا ہے کہ جب تک ایک امر کی صحت و سقم کا فیصلہ نہ ہولے تو اسکا نتیجہ قطعی اور یقینی کیونکر ہو گا -

مثال کے لئے ہم اسکو یوں بیان کر سکتے ہیں کہ اگر مہدی کے متعلق اسکی آمد کی احادیث ہی ضعیف اور مجروح ہوں تو اسکے آنے کا جو کچھ بہی خطرہ یا فایدہ ہو وہ بجائے خود خیالی اور ظنی ہو گا - پہر ایڈیٹر اشاعۃ السنہ کا مسیح اور مہدی کے متعلق علمی اور مذہبی بحث سے کنارہ کشی کر کے یہ بتانا کہ اُن کے آنے سے جو خطرات بیان کئے جاتے ہیں وہ غلط ہیں - ایک ایسا فلسفہ ہے جو اعیان اہل حدیث کی خاص توجہ چاہتا ہے اور عشرۂ مشتم میں زندگی بسر کرنے والے مولوی ہی کو سزاوار ہے غالباً یہی وجہ ہے جو اہل حدیث اب مولوی صاحب کے لئے پنشن کی تجویز کرتے ہیں - اس بحث کے اُٹھانے میں تو شیخ بٹالوی نے اپنی منطق و فلسفہ کی لٹیا ہی ڈبو دی - یہ بھی نتیجہ ہے

سلسلۂ حقہ کی مخالفت کا

کہ اللہ تعالی نے اُن کا علم سلب کر دیا

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

بٹالوی کا مخفی عقیدہ

اصل بات یہ ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب دراصل مہدی کی حدیثوں کو ضعیف اور مجروح یقین کرتے ہیں اور ان کے اعتقاد میں آنے والا مہدی کوئی نہیں ہے۔ صرف عوام کی بدظنی سے بچنے کے لئے وہ کہہ دیتے ہیں کہ میں مہدی کا قائل ہوں۔ ورنہ ان کی تحریروں سے جو کچھ بھی ثابت ہوتا ہے وہ یہی ہے چنانچہ اسی رسالہ میں جو شائع کیا گیا ہے یہ راز الفاظ کے مختلف پیرایوں میں چھپانے کی کوشش کی گئی ہے مگر وہ چھپ نہیں سکا اور اپنے موقع پر اس راز کا انکشاف کیا جائے گا وباللہ التوفیق

بٹالوی کا پہلا مغالطہ

مولوی محمد حسین صاحب کو مغالطہ دینے کی بری عادت ہے چنانچہ اس مضمون میں بھی اس عادت کو انہوں نے نہیں چھوڑا۔ مہدی کی بحث کے متعلق جو چال انہوں نے اختیار کر رکھی ہے وہ یہ ہے کہ اس مضمون کو وہ تفصیل طلب کہہ کر اور آئندہ کسی دوسرے وقت پر ٹال کر خاموشی اختیار کرتے ہیں۔ چنانچہ جلد (۷) سے انہوں نے اس مضمون کو چھیڑا ہے۔ مگر ۲۲ویں جلد تک وہ تفصیل نہیں دے سکے جیسا کہ وہ آپ ہی لکھتے ہیں:

> "ہم اس مضمون میں آنے والے مہدی کے متعلق ان احادیث میں (جو محل کلام محدثین ہیں جن کی طرف ہم رسالہ نمبر ۱۲ جلد ۷ اور نمبر ۱ جلد ۹۔ اور نمبر ۲ و ۳ جلد ۱۱ میں بحوالہ کلام ابن خلدون اشارہ کر چکے ہیں۔ اور اس میں تفصیلی بحث کا وعدہ بھی کر چکے ہیں) کوئی مجددانہ کلام نہ کریں گے۔"

اب نہیں معلوم اس وعدہ کا ایفا کب ہوگا؟ بیس برس کے اندر تو ہوا نہیں۔ اس عدم ایفا وعدہ کے لئے بھی بٹالوی صاحب بعض مصالح مذہبی کو وجہ قرار دیتے ہیں۔ مگر سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ مصالح مذہبی کیا ہیں؟ شاید وہ مصالح یہی ہو سکتی ہیں کہ اس مضمون کی اشاعت بٹالوی عقیدہ مہدویت کی حقیقت کو کھول دیگا۔ پس وہ اخفا

تفصیلی مضمون کے وعدوں سے مسلمان پبلک اور گورنمنٹ کو مغالطہ دیتا ہے اور اپنی دانست میں دوسروں کو بیوقوف سمجھتا ہے کہ اسکی چالوں سے بیخبر ہیں۔

مہدی کے متعلق ہماری اور بٹالوی کی پوزیشن (موجودہ)

اسی مضمون میں بٹالوی نے یہ بھی ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہ مضمون اس نے ۱۸۹۷ء میں مسٹر ینگ بالقابہ سابق لفٹیننٹ گورنر پنجاب کے عہد میں لکھا تھا اور صاحب ممدوح کو دکھایا بھی تھا۔ مگر پولیٹیکل اور مذہبی مصالح کی لحاظ سے اسکی اشاعت غیر ضروری سمجھ کر ملتوی کر دی تھی۔ اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ اگر اس مضمون کی کوئی پولیٹیکل اہمیت ہوتی تو یہ اس وقت شائع کرنا ضروری تھا جب کہ مہدویت کے مدعی نے تازہ تازہ دعوی کیا تھا۔ اور بٹالوی نے مخالفت کے لئے اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگایا تھا۔ مسٹر ینگ بوجہ پادریانہ مذاق رکھنے کے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تحریک سے خوش نہ تھے۔ ایسی حالت میں جبکہ مولوی محمد حسین کا مضمون پولیٹیکل وجہ سے ملتوی کئے جانے کے قابل تھا۔ تو آج تو وہ ردی کی ٹوکری میں ڈالنے کے قابل ہے

ایسا ہی یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ مولوی عبد الجبار کو بھی یہ مضمون دکھلایا گیا تھا۔ اگر یہ مضمون مذہبی حیثیت سے کوئی وقعت رکھتا تو لاریب ایڈیٹر اشاعۃ السنہ پورب پچھم کے علماء کے اس پر دستخط کراتا اور تقریظیں لکھاتا مگر معلوم ہوتا ہے کہ علمی اور مذہبی تحقیقات کے معیار سے اس گرے ہوئے مضمون کو کسی نے بھی پسند نہیں کیا۔ اسلئے بھی اسکی اشاعت کو معرض التوا میں ڈالا۔ اب جبکہ اشاعۃ السنہ کے لئے کوئی مضمون نہ ملا تو اسی باسی کڑھی میں ابال ڈال کر بٹالوی بزرگ نے اعیان اہلحدیث کے سونگھنے کے لئے رکھ دیا۔

بہرحال مہدی کے مسئلہ کے متعلق ہماری اور بٹالوی کی پوزیشن صاف ہو جاتی ہے۔ سب سے اول احمدی تحریک کے بانی نے اپنی مہدویت کا اعلان کرتے ہوئے اس امر کو ظاہر کیا کہ آنے والا مہدی سیف و سنان سے کام نہ لیگا بلکہ حجج اور براہین اور آسمانی نشانات سے وہ اسلام کی صداقت کو ثابت کرے گا اور اس کی کامیابی اور اظہار دین کی یہی راہ ہوگی۔ یہ ہمارا مذہب ہے مہدی کے متعلق۔

اب بٹالوی نے بھی صاف الفاظ میں تسلیم کر لیا ہے کہ

> "اس مشن کو پورا کرنے میں وہ زمینی تدبیروں اور انسانی سازشوں کے محتاج نہ ہوں گے اور میدان جنگ وجدال و خونریزی و قتال آراستہ کر کے تلوار سے کام نہ لینگے۔ بلکہ اپنی روحانی طاقتوں اور آسمانی نشانوں کے ذریعہ اس مشن کو پورا کرینگے۔" (اشاعۃ السنہ صفحہ ۸۰)

> امام مہدی سے جو کچھ ظہور میں آئیگا وہ روحانی اور آسمانی نشان کے طور پر ہوگا۔ (صفحہ ۸۱)

> تلوار و تفنگ اور خونریزی و جنگ امام مہدی کے شایان شان نہیں ہے اور ان کی آسمانی برکات خونریزی و جنگ سیفی سے ان کو مستغنی کر دیں گے (صفحہ ۱۳۲)

غرض نہ ایک جگہ اور نہ دو جگہ بلکہ متعدد مقامات پر بٹالوی نے تسلیم کر لیا ہے کہ آنے والا مہدی خونی مہدی نہیں ہوگا۔ اب اہل انصاف سے اپیل ہے کہ اس سے بڑھ کر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی فتح کیا ہوگی؟ کہ

مولوی محمد حسین کو آمد مہدی میں اپنا ہم عقیدہ بنا لیا

یہ کس قدر تعجب کی بات ہے کہ اس عقیدہ کو رکھنے والا۔

ایک پولیٹیکل خطرہ

ملک اور قسمت خیزی۔ گورنمنٹ انگلشیہ کے لئے مسئلہ مہدی کا جو حل اقرب بالامن اب پیش کرتا ہے وہ تو یہی ہے کہ مہدی سیف و سنان کے ساتھ نہیں آئے گا۔ روحانی نشانات اور آسمانی تائیدات عیسی علیہ السلام ظاہر کریگا۔ مگر جس سلسلہ نے اس تعلیم کو پھیلایا اور چار لاکھ سے زاید مسلمانوں سے اس عقیدہ کو منوا دیا وہ اسکے نزدیک خطرناک ہے۔

اس سے بڑھ کر شرمناک حالت بٹالوی بزرگ کی کیا ہوگی؟ اب آپکے رجوع کرنے میں باقی ہی کیا رہا ہے؟



رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

77

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

بیشک خدا کسی قوم کی حالت تبدیل نہیں کرتا جب تک وہ قوم اپنی حالت تبدیل نہ کرے

الحکم

(جلد ۱۴) سنہ ۱۹۱۰ء

(قادیان دارالامان)

قیمت جو سال میں پیشگی لی جائیگی

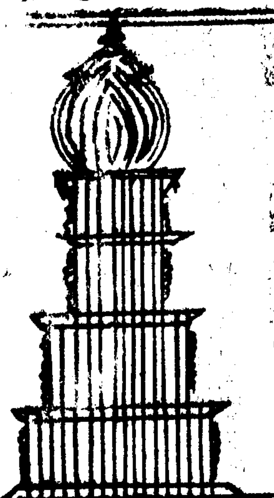
عوام سے . . . . ۳ روپیہ

خواص سے . . . . ۵ روپیہ

ہندوستان سے باہر . . . . ۶ روپیہ

غیر مذاہب اور غیر مستطیع احباب سے . . . . . . ۱ روپیہ ۱۲ آنہ

بہر کیف باتو گرامی جہاد در قادیاں مبین



دوا ہمی شفا ہمی عرض دارالامان مبین

قادیان دارالامان کے کارخانہ انوار احمدیہ سے ہر انگریزی مہینے کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو شایع ہوتا ہے

عمدہ یونانی اور ویدک ادویات

ہندوستانی دواخانہ کی کافی شہرت ہو چکی ہے۔ اور اسنے قلیل عرصہ میں معتدبہ اعتبار اور وقار حاصل کر لیا ہے عوام و خواص ملک کے طبیب بھی ان کی ادویات کو برتتے ہیں

اس دواخانہ کی عظیم کامیابی کا راز محض اخلاص اور صداقت ہے

جو ادویات اس دواخانہ میں بنتی ہیں وہ ہماری طب کی بہترین ادویات ہیں صدہا سال سے انکی خوبیوں کے اظہار کا سلسلہ جاری ہے۔ آج بھی وہ ہر ایک زمانہ میں بہترین اصلی اثر دکھاتی ہیں کیونکہ

ہندوستانی دواخانہ میں جو ادویات بنائی جاتی ہیں

اصلی اور کھرے اجزاء سے دواسازی کا اسمیں پورا اہتمام ہے۔ اصلی اجزاء خواہ قیمتی ہوں خواہ سستے۔ پورے ڈالنے پر بھی قیمتیں وہی لی جاتی ہیں۔ کیونکہ

یہ دواخانہ شخصی اغراض سے علیحدہ ہے اور اسکی آمدنی مدرسہ طبیہ و شفاخانہ دہلی کو دیجاتی ہے

اس دواخانہ میں، تمام امراض کی ایک سے ایک لطیف اور مفید دوائیں بنتی ہیں جن کی تعداد پانچسو تک پہنچ گئی ہے۔

اس دواخانہ کے جناب حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب رئیس اعظم دہلی سرپرست ہیں ٭

اور انہوں نے اپنی اور اپنے زندہ جاوید بزرگوں کی بعض خاص خاص مجرب دوائیں توجہ اللہ اس دواخانہ کو دی ہیں۔

نوٹ

جن پُر اثر اور مفید تر ادویات کے سبب اس دواخانہ کو شہرت حاصل ہوئی ہے وہ صرف اسی دواخانہ سے مل سکتی ہیں

اور کسی جگہ اس دواخانہ کی کوئی شاخ نہیں ہے۔

فہرست ادویات مفت

خط کا پتہ :- بالکل یہی الفاظ لکھیے :- مینیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی ٭ (تار کا پتہ) "میڈیسنز دہلی" ٭

انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب مالک و ایڈیٹر و منیجر و پبلشر چھپکر شایع ہوا

کیا آپ بیمار ہیں؟

جبکہ آپ کی طبیعت درست نہو؟ اس سے کچھ سمجھتے نہیں کہ کونسی شکایت ہے؟ آپ ضرور خود سے یہ سوال کیجئے کہ آیا دن بھر میں مجھے ایک مرتبہ دست صاف ہوجاتا ہے اگر یہ بات نہو تو رات کو سوتے وقت دو یا تین ہضمہ کی گولیاں (ڈوڈنس ڈنر پلس) کھا لیجئے۔ دوسرے روز صبح آپ کو دست صاف ہوگا۔ اور پیشتر کی نسبت آپ کو فوراً زیادہ اچھا معلوم ہوگا۔ قبض کی وجہ سے آنتوں میں فضلے زیادہ عرصہ رہتے ہیں اور ایسا زہر مادہ پیدا کرتے ہیں کہ جو دنیا کے نصف سے زیادہ مرضوں کا باعث ہوتا ہے۔ اس سے بخوبی سمجھا جائیگا کہ کیونکر قبض سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ جگر کی شکایت۔ ہیجان صفرا۔ صفراوی بخار۔ باتب۔ بدہضمی ... امراض قلب یعنے دل۔ دوار یعنے چکر آنا۔ دردسر۔ نفخ۔ کھٹی ڈکاریں آنا۔ اور مستورات کی بیماریاں وغیرہ اگر کچھ عرصہ تک یہی حالت رہی تو خون کثیف ہوجاتا ہے اور صحت ہمیشہ کیلئے خراب ہوجاتی ہے۔ ڈوڈن کی ہاضمہ کی گولیاں (ڈوڈنس ڈنر پلس) نباتات سے بنائی گئی ہیں اور مذکورہ بالا امراض کو دور کرتی ہیں کیونکہ وہ فاسد مادے اور زہریلا اخراج کو آنتوں میں سے نکالتی ہیں جگر کو قوت عطا کرتی ہیں اور مرد عورت بچہ کو جلد اور ہمیشہ کے لئے صحت بخشتی ہیں قیمت ۱۴ گولیاں فی شیشی ... گولیوں کی شیشی ... گولیاں ملتی ہیں ... دوا فروشوں سے مل سکتی ہیں

بچوں کی تندرستی



والدین کے لئے ہمیشہ گھر کر تعلق خاطر موجب ... اگرچہ شمست یا پژمردہ ہے اور ہو کہ تھک گئی ہے تو اس کو فوراً

اسکاٹس املشن

دینا چاہیے اسکے دو ... چند قطرے کھلانے سے بچہ میں بڑا فرق پڑ جائیگا اور وہ خوش و خرم اور فربہ ہو جائیگا جو تندرستی کی یقینی علامت ہے۔ استعمال کے چند روز بعد نتیجہ معلوم ہوجاتا ہے ... ہر جگہ دوا فروشوں کو ملتا ہے

اسکاٹ اینڈ باؤن لیمیٹڈ منوفیکچرنگ کیمسٹ لنڈن

Scott & Bowne Ltd
Manufacturing Chemists
London

ذیل کے ہر ایک نمبر کی اکسیر کی فی شیشی کی قیمت ۴ ہے ہر ایک گھر میں کم از کم ایک ایک شیشی ضرور آج کل ہر وقت موجود رہنی چاہیے

(۱) اکسیر نمبر۱ - دافع مرض ہیضہ	قیمت فی شیشی	چار آنہ
(۲) اکسیر نمبر۴ - دافع مرض پیچش	قیمت فی شیشی	چار آنہ
(۳) اکسیر نمبر۲ - دافع پیٹ درد	قیمت فی شیشی	چار آنہ
(۴) اکسیر نمبر۳ - برائے جلاب	قیمت فی شیشی	چار آنہ
(۵) اکسیر نمبر۸ - دافع کھانسی	قیمت فی شیشی	چار آنہ
(۶) اکسیر نمبر۱۱ - آنکھوں کے لئے نہایت ٹھنڈا اثر	قیمت فی شیشی	چار آنہ
(۷) اکسیر نمبر۱۹ - گولیاں دافع بخار	قیمت فی شیشی	چار آنہ
(۸) اکسیر نمبر۱۳ - دافع درد داڑھ	قیمت فی شیشی	چار آنہ

ہماری مفصلہ بالا اکسیر اور دیگر آیورویدک ادویات اب ہر جگہ مقبول عام ہو رہی ہیں اسکے مطالعہ کے لئے و شدھالیہ کی فہرست منگوا کر مطالعہ فرماویں۔

ملنے کا پتہ } کویراج کانشی رام ویدکوی رتن لنگے منڈی لاہور۔

اس کو کل پڑھ لیجئے آئیندہ مضمون میں جو مضامین درج ہیں وہ اسی سے تعلق رکھتے ہیں

قیمت فی شیشی چھوٹی شیشی آٹھ آنے (۸/)

امرت دھارا (رجسٹرڈ)

قیمت فی شیشی عہ آنہ

نے جس قدر نام پایا ہے اسکی کمل تعریف کیواسطے تو بڑی بھاری رسالے کی ضرورت ہے جب میں ان ہزاروں خطوط پر نگاہ مارتا ہوں جو اکثر اصحاب امرت دھارا کی
کامیابیوں اور رحمتوں کے متعلق لکھتے رہتے ہیں تو میں خوش ہوا کرتا ہوں کہ خدا نے ایسی نعمت مجھکو عطا فرمائی ہے

امرت دھارا اُن تمام امراض کا جو عام طور پر بوڑھوں بچوں جوانوں مردوں یا عورتوں کو ہوتی رہتی ہیں عملی علاج ہے سینکڑوں بوجھ دار بکس اس چھوٹی سی شیشی کے سامنے ہیچ ہیں وہ لوگ جو گھروں میں یا سفر میں ادویات کے بکس رکھا کرتے تھے اب یہ چھوٹی سی شیشی جیب کے ایک کونے میں رکھتے ہیں اور وقت بے وقت جو کام یہ دیتی ہے وہ دیکھ کر دنگ رہ جاتے ہیں ۔

امرت دھارا جس گھر میں موجود ہے ایک حکیم حاذق موجود ہے کوئی بھی بیماری ہو اسکو دیدو اور کرشمہ دیکھو ۔ **امرت دھارا** جس جیب میں موجود ہے امراض کے خطرے سے محفوظ ہے ۔

امرت دھارا کو جس نے اپنا یا امراض کو دور بھگایا ۔ جو اسکو ہمیشہ پاس رکھتا ہے خود کو اور متعلقین کو اور پڑوسیوں کو دکھ سے بچاتا ہے ۔

امرت دھارا ان تمام امراض کو جو اچانک آدمی کو آدباتی ہیں اچانک ہی دور کرتی ہے ۔ ہر قسم کے سر سے لیکر پاؤں تک کے درد اندرونی و بیرونی ۔ ہیضہ ۔ طاعون ۔ زکام ۔ سنبات ۔ سانپ بچھو وغیرہ کا ڈنگ کسی بھی تیزاب یا آگ یا زہر کا لگ جانا ۔ زہر کھا جانا ۔ چوٹ ۔ زخم وغیرہ وغیرہ ۔

امرت دھارا میں ہر مرض کو دور کرنے کی ایک خاص صفت ہے کوئی بھی صحت سے صحت بیماری ہو اسکو دیدو ۔ اول تو بیماری دور ہو گی ورنہ رک تو ضرور جاوے گی ۔ [illegible] طرح اس کا اثر فوراً ظاہر ہوتا ہے ۔ ہر مزاج اور ہر وقت آتا ہے جبکہ متضاد امراض پر مثلاً قبض و دست کو یکساں فائدہ دکھاتی ہے ۔

[illegible] بے انداز مفید ثابت ہوئی ہے ۔ اس کا ہم آیندہ علیحدہ بیان کریں گے ۔

[illegible] ہوتی ہے بیکار اوقات ہے بیک نعمات کا کرتا ہے ۔ سچا دوست مددگار مریض و تیمار ہی ہے خوراک کی ۳ بوند سے ۱۵ بوند تک ہے کہ اگر غلطی سے ۱۰۔۲۰ بوند بھی کھائی جاویں تو کوئی نقصان نہیں ہے کسی بھی بیماری پر کسی بھی وقت کسی بھی عمر میں دیجاوے خدا کے فضل سے فائدہ کرے گی ۔

امرت دھارا سینکڑوں ہزاروں کے خرچ کو بچاتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ جو ایک بار منگواتا ہے ہمیشہ منگواتا ہے اکثر اصحاب سو پچاس شیشی سے کم آرڈر ہی نہیں بھیجتے ۔ فی ہزاروں شیشی سالانہ کی فروخت کیا کسی اور دوائی کی ہوگی ۔

نام امراض جنمیں امرت دھارا مفید ہے

ہر قسم کی درد سر ۔ کھانسی ۔ دمہ ۔ ذات الجنب ۔ نمونیا ۔ پیٹ درد ۔ نزلہ ۔ زکام ۔ ہیضہ ۔ بدہضمی ۔ اروچی ۔ اپھارا ۔ بند دانت ۔ قولنج ۔ اسہال ۔ پیچش ۔ قے ۔ ترمعدہ وغیرہ ۔ کل امراض معدہ ۔ مرگی ۔ درد دانت ۔ دانتوں کو پانی لگنا ۔ خون یا مسوڑھوں وغیرہ ۔ کل امراض دانت ۔ درد کان ۔ زخم کان ۔ کرم ورم گوش ۔ بہرہ پن وغیرہ ۔ کل امراض کان ۔ بواسیر ناک ۔ چھینک ۔ بہتے منی وغیرہ کل امراض ناک ۔ درد چشم ۔ دھند جالا وغیرہ امراض آنکھ ۔ پھوڑا ۔ پھنسی ہر قسم کا زخم ۔ دانت کا لانا ۔ داد چنبل ۔ بھڑ ۔ مکھی ۔ کمبل ۔ بچھو ۔ سانپ ۔ باؤلا کتا ۔ چوہا وغیرہ کا ڈنگ بلکہ ہر قسم سوزاک ۔ آتشک ۔ گلٹیاں ۔ بد ۔ درد مفاصل ۔ ورم ۔ تمام درد اندرونی و بیرونی ۔ چوٹ ۔ بواسیر ۔ کمزوری دماغ ۔ طاعون ۔ سل ۔ تپ دق ۔ پرسوت ۔ امراض دل ۔ امراض جگر ۔ بائی گولہ ۔ پرمہ ۔ احتباس حیض ۔ خناذیر ۔ امراض بچگان ۔ تکسیر ۔ سوج زبان ۔ منہ کا پکنا ۔ سوج لب ۔ درد داڑھ ۔ گلے پڑنا ۔ آواز بیٹھنا ۔ نیچے یا اوپر سے خون جانا ۔ سوج پھوڑو پستان ۔ ورم طحال وغیرہ امراض تلی ۔ خروج مقعد ۔ بھگندر ۔ درد گردہ ۔ درد مثانہ ۔ جسم کا پھولنا وغیرہ امراض زناں ۔ رنگیمن باؤ ۔ پنڈلی کا پھولنا ۔ پتی ۔ خارش خشک و تر ۔ چھپاکی ۔ کثرت پسینہ ۔ تیزاب وغیرہ سے جلنا وغیرہ وغیرہ وغیرہ وغیرہ وغیرہ ۔

احتیاط

امرت دھارا کا اس قدر نام دیکھ کر بہت سے اشتہار بازوں کے منہ میں پانی بھر آیا ہے اور مختلف نام رکھ کر انھی اوصاف کی اشتہار بازی سے جلنا کر رہے ہیں میری ایجاد ہے اسکے کمل اجزا سوائے میرے اور کوئی نہیں جانتا ہے ۔ میرے پاس بیشمار خطوط موجود ہیں کہ ایسے اشتہاروں سے دوائی منگا کر لوگوں نے نقصان اٹھایا ۔ اس واسطے دھوکے سے بچیں اور کبھی کوئی دوائی اس قسم کی سوائے امرت دھارا کے نہ خریدیں ۔ ایسے خطوط کو آیندہ لکھیں گے ۔ یہ بھی یاد رہے کہ لفظ "امرت" کے ساتھ لوگوں کو خاص محبت ہوگئی ہے اس واسطے اشتہار باز اپنی ادویات کے ساتھ کسی نہ کسی طرح لفظ امرت لگانا چاہتے ہیں بس صرف "امرت" لفظ پر نہ بھولیں بلکہ "امرت دھارا" اس سارے نام کو دوائی کے واسطے اچھی طرح سے یاد رکھیں ۔

خط و کتابت و تار کا پتہ — **امرت دھارا لاہور کافی ہے**

محب اطفال دوشہرہ آفاق اسکاٹس امَلشن

ہزاروں لاکھوں شفیق والدین نے اس خدمت کے صلہ میں دیا ہے اس نے انکے بچوں کو تندرست کیا ہے اور ایسا خوش ذائقہ ہے کہ بچے فخر سے اسکو پیتے ہیں وہ بیمار بچوں کو تندرست اور تندرست کو توانا بنادیتا ہے



دوا ہر دوا فروخت کے لیے سب فروشوں کے ہاں موجود ہے اس نشان کو جو امَلشن کے طریقہ شناخت کا نشان ہے ہاتھ سے جانے نہیں جاتا۔

اسکاٹ اینڈ بون لمیٹیڈ پبلشرز لنڈن

ارے دوڑو !!!! جلدی دوڑو

جیسے بنے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور لے آؤ

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے۔ اسکے گھر میں ایسی ہی پکار پڑجاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں اگر پہلے ہی سے تھوڑا سوچو تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے۔ کیوں نہیں ایک شیشی

عرق کافور کی لیکر

گھر میں ڈال رکھتے ہو یہ اصلی عرق کافور چالیس برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوائی ہے گرمی کے دست پیٹ کا درد مروڑ اور سستی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے۔ قیمت فی شیشی چار آنہ (۴) محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچے دار کو یہ دوا گھر میں رکھنی چاہیئے۔ یہ عرق ولائتی پودینہ کی ہری پتیوں سے بنایا گیا ہے۔ اسکا رنگ بھی اصل پتی کے سبز اور خوشبو بھی تازی پتوں کی مانند رہتی ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کیلئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا ڈکار کا آنا پیٹ کا درد بدہضمی متلی اور اشتہا کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں جلد دور ہوجاتی ہیں گود کے بچوں کے لیئے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوا نہیں قیمت فی شیشی ۸ محصولڈاک ۵ مفصل حالات کی کتاب بلا قیمت مل سکتی ہے منگا کر ملاحظہ کیجئے

ڈاکٹر کریس کے بڑن نمبر ۵ تاراچند سٹریٹ کلکتہ

مرض طاعون کی کشتی اور بیماروں کی حفاظت

پیک گرداں کا نام الکارن (?)

ہماری پیکس (?)

سلسلہ اصحاب

سول انجینیر تحریر فرماتے ہیں کہ ہری بٹیکا واقعی بہت فائدہ کرتی ہے گزشتہ گرمیاں میں نے ایک ایسی بیگم کو واسطے استعمال دی اس کا بیان ہے کہ گرمی نے ایک آدمی موت سے بچایا ہے بڑی ہی تجربہ سے

قیمت فی بکس ۱۲ بکس خورد ۸

کن وصد میں ہو ہے کی

نئ پتہ - کم یاراج ۲ ی ایم دید کرتن مالک پنجاب آیور دیدک ا۔ ر۔ جھابیہ نسلکے منڈی لاہور (پنجاب)